

50651 - قضاء کے روزے رکھنے سے قبل حاملہ ہونے کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتی

سوال

میری بیوی کے ذمہ گزشتہ رمضان المبارک میں ماہواری کی بنا پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء تھی، اور آنے والے رمضان سے قبل قضاء سے قبل حاملہ ہو گئی، اس کی معالج لیڈی ڈاکٹر نے اس کی کمزوری اور بچے کو ضرر کے اندیشے سے اسے حمل میں بالکل روزہ رکھنے سے منع کر دیا، اور دودھ پلانے کی مدت میں بھی اس کا احتمال ہے، اس لیے وہ ان ایام کے روزے نہیں رکھ سکتی، اب اسے ان ایام کے متعلق کیا کرنا ہو گا؟ اور رمضان المبارک سے قبل اگر وہ قضاء کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو اسے کیا کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کسی شرعی عذر کی بنا پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء میں آئندہ رمضان شروع ہونے تک وسعت رکھی ہے، لیکن مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس قضاء میں تاخیر کرے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے اسے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے، یا پھر اس میں تبدیلی آجائے اور اس کے لیے روزے رکھنے مشکل ہو جائیں، یا وہ روزے رکھ ہی نہ سکے، اور خاص کر عورتیں تو حمل حیض اور نفاس کے مسائل سے دوچار رہتی ہیں۔

اور جس نے بھی بغیر کسی عذر کے قضاء میں اتنی تاخیر کر دی کہ اس کے لیے وقت تنگ ہو جائے اور شعبان بھی گزر جائے اور اس نے قضاء نہ کی ہو تو وہ گنہگار ہے، اور اگر معذور ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن دونوں حالتوں میں اسے دوسرے رمضان کے بعد قضاء کرنا ہو گی، اور اہل علم نے اس پر قضاء کے ساتھ فدیہ بھی واجب کیا ہے، کہ ہر دن کے بدلے وہ ایک مسکین کو کھانا دے، اور اسے ادا کرنے میں زیادہ احتیاط ہے، وگرنہ اس کے لیے قضاء ہی کافی ہے۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26865) اور (21710) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص دوسرا رمضان شروع ہونے تک روزوں کی قضاء نہ کر سکے تو اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اہل علم کے ہاں مشہور یہی رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء دوسرے رمضان تک مؤخر کرنا جائز نہیں، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے اور میں ان کی قضاء شعبان کے علاوہ نہیں کر سکتی تھی"

یہ اس کی دلیل ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد رخصت نہیں ہے، اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے، اور اسے دوسرے رمضان کے بعد قضاء میں جلدی کرنی چاہیے، علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس پر فدیہ لازم ہے کہ نہیں؟

صحیح یہی ہے کہ اس پر کھانا دینا لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے۔

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قضاء کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (19 / 357)۔

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال بھی کیا گیا:

ایک عورت نے گزشتہ رمضان میں روزے چھوڑے اور شعبان کے آخر میں ان کی قضاء کرنا شروع کی تو اسے ماہواری آگئی اور رمضان المبارک شروع ہو گیا، اور اس کا ایک روزہ باقی رہا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

جس دن کی قضاء رمضان سے قبل نہیں کر سکی وہ اس رمضان کے ختم ہونے کے بعد پچھلے رمضان کے روزے کی قضاء کرے۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (19 / 358)۔

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایک عورت نے نفاس کی بنا پر رمضان کے روزے نہ رکھے، اور دودھ پلانے کی بنا پر دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ ان کی قضاء بھی نہ کر سکی تو اس پر کیا واجب ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اس عورت کو ان ایام کے بدلے روزے رکھنا ہونگے چاہے وہ دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے، کیونکہ وہ عذر کی بنا پر روزوں کی قضاء نہیں کر سکی، لیکن اگر اس پر کوئی مشقت نہ ہو تو وہ سردیوں میں قضاء کے روزے رکھ لے چاہے ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس پر لازم ہیں، اور اگر وہ دودھ پلا رہی ہے تو اسے دوسرے رمضان کے آنے سے قبل قضاء کی حرص اور کوشش کرنی چاہیے، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہ دوسرے رمضان تک مؤخر کر سکتی ہے۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (19 / 360)۔

جواب کا خلاصہ:

ان ایام کی قضاء آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہے، جب بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے۔

واللہ اعلم .